# سچ کی روشنی

Ata Ur rehman

زارا اپنے چمکدار باغ میں بہت خوشی سے کھیل رہی تھی۔ اس
ے پاس ایک خوبصورت، سرخ گیند تھی جسے وہ ہوا میں اچھال رہی
تھی۔ رنگ برنگے پھولوں کے درمیان وہ ہنستی اور دوڑتی پھر رہی
تھی۔

اچانک، اس کی گیند اچھل کر اماں کے سب سے پیارے گلدان سے ٹکرا گئی اور گلدان زمین پر گر کر ٹکڑوں میں بٹ گیا۔ زارا کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیل گئیں، اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

گھبرائی ہوئی زارا نے جلدی سے گلدان کے ٹکڑوں کو جھاڑیوں ے پیچھے چھپانا شروع کر دیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا کہ کہیں اماں ے اسے دیکھ تو نہیں لیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی صاف نظر آ رہی تھی۔

ھوڑی دیر بعد، اماں باغ میں آئیں اور خالی جگہ دیکھ کر حیران رہ گئیں۔ انہوں نے زارا سے نرمی سے پوچھا کہ کیا اسے گلدان کے بارے میں کچھ معلوم ہے۔ زارا کا دل ڈر کے مارے حلق میں آ گیا۔

،ڈری ہوئی زارا نے سر جھکا کر کہا کہ اسے کچھ معلوم نہیں
اور شاید ایک شرارتی گلہری نے گلدان گرا دیا ہو۔ اس کی آواز کانپ
ہی تھی اور اس کی آنکھیں اماں سے ملانے کی ہمت نہیں کر پا رہی
تھیں۔

د میں، زارا نے کھیلنے کی کوشش کی لیکن اسے مزہ نہیں آ رہا
ھا۔ اس کے پیٹ میں ایک گٹھلی سی محسوس ہو رہی تھی اور وہ بہت
اداس تھی۔ سچ نہ بولنے کی وجہ سے وہ خوش نہیں رہ پا رہی تھی۔

وہ ایک درخت پر چہچہاتی ہوئی چڑیا کو دیکھ رہی تھی جو ادی سے اڑ رہی تھی۔ چڑیا کو دیکھ کر زارا کے دل میں ایک خیال آیا کہ کاش وہ بھی اتنی ہی ہلکی اور پرسکون محسوس کر سکے۔

زارا نے فیصلہ کیا کہ اسے سچ بولنا چاہیے۔ اس نے ہمت اکٹھی
ی اور اماں کی طرف چل پڑی۔ اس کا چہرہ تھوڑا گھبرایا ہوا تھا لیکن
اس کی آنکھوں میں عزم تھا۔

زارا نے اماں کو سب کچھ بتا دیا، کہ کیسے اس سے گلدان ٹوٹا
ر پھر وہ ڈر کے مارے جھوٹ بول گئی۔ اماں نے اسے غور سے سنا
اور ان کے چہرے پر پیار بھری مسکراہٹ تھی۔

اماں نے زارا کو گلے لگا لیا اور سمجھایا کہ غلطیاں سب سے
تی ہیں، لیکن سچ بولنا ہمیشہ بہترین راستہ ہے۔ زارا کے دل سے ایک
ہت بڑا بوجھ اتر گیا اور وہ خوشی سے مسکرا دی۔ انہوں نے مل کر
باغ میں ایک نیا خوبصورت پھول لگایا۔